REGD No. L-5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

395

ربوہ

روزنامہ

الفضل

یوم سہ شنبہ

۱۳ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۴ شہادت ۱۳۳۵ ہش ۲۴ اپریل ۱۹۵۶ء | نمبر ۹۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۲۳ اپریل۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو اعصابی تکلیف میں ابھی تک کمی نہیں آئی۔ نیز پشت پر جو عضلاتی ابھار کی وجہ سے جھلّی سی بن رہی ہے۔ اس کے متعلق شبہ ہے۔ کہ کہیں رسولی نہ ہو۔ یا کوئی زہریلا مواد (Fluid) نہ جمع ہو رہا ہو۔ درد بھی رہتی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کا خورد سالہ بچہ ابھی تک اگزیما کی وجہ سے بہت بیمار ہے۔ اگزیما سارے جسم پر پھیل گیا ہے۔ اور بچہ بہت کمزور ہو رہا ہے۔ احباب بچے کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

۵ ہزار ایکڑ زمین ٹھیکہ پر دینے کا فیصلہ

لاہور ۲۳ اپریل۔ مغربی پاکستان کے محکمہ جنگلات نے ۵ ہزار ایکڑ زمین پٹہ پر دینے کا فیصلہ کیا ہے یہ زمین نہری پانی سے سیراب ہوتی ہے۔ یہ اقدام پیداوار بڑھانے کی غرض سے کیا گیا ہے زمین چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی شکل میں پٹہ پر دی جائے گی۔

مکرم عمری عبیدی صاحب کی روانگی

ہمارے افریقن مبلغ مکرم عمری عبیدی صاحب جو دو سال ہوئے برائے تعلیم ربوہ آئے تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم مکمل کر کے ۲۴ اپریل ۱۹۵۶ء بروز منگل صبح آٹھ بجے بذریعہ لاری لاہور روانہ ہوں گے۔ جہاں سے وہ پہلے قادیان جائیں گے۔ اور وہاں سے پھر بمبئی اور بمبئی سے بذریعہ جہاز مشرقی افریقہ روانہ ہوں گے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچائے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل التبشیر)

سنگاپور کی آئندہ حیثیت کے متعلق لنڈن میں آج سے بات چیت شروع ہو رہی ہے

سنگاپور کو دولتِ مشترکہ میں ایک آزاد ملک بنانے کا مطالبہ

لنڈن ۲۳ اپریل۔ سنگاپور کی آئندہ حیثیت کے متعلق آج لنڈن میں بات چیت شروع ہو رہی ہے۔ سنگاپور کا وفد تیرہ ارکان پر مشتمل ہے۔ جس کی قیادت وہاں کے وزیر اعلیٰ مسٹر ڈیوڈ مارشل کر رہے ہیں۔ برطانوی وفد کے لیڈر وہاں کے وزیر نو آبادیات ہوں گے سنگاپور کا وفد مطالبہ کریگا۔ کہ سنگاپور کو دولتِ مشترکہ میں ایک آزاد ملک بنا دیا جائے۔ وفد نے حصول آزادی کے لئے ایک سال کی مدت مقرر کی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ آئندہ سال یکم اپریل تک سنگاپور کو ایک آزاد ملک کی حیثیت مل جانی چاہیئے۔ کل وزیر اعلیٰ ڈیوڈ مارشل نے اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران اگرچہ ہونے والے مذاکرات کے متعلق پر امیدی کا اظہار کیا۔ لیکن ان کا رویہ بہت محتاط تھا۔ انہوں نے اخبار نویسوں کو بھی محتاط رہنے کی تلقین کی۔

مصر سعودی عرب اور یمن کی فوجوں کو ایک مشترکہ کمان کے تحت کرنے کا فیصلہ

اعلیٰ کمانڈر کے طور پر جنرل عبدالحکیم عمرو کا تقرر

قاہرہ ۲۳ اپریل۔ مصر، سعودی عرب اور یمن نے ایک فوجی معاہدہ پر دستخط کئے ہیں۔ جس کے مطابق تینوں ملکوں کی افواج کو ایک مشترکہ کمان کے تحت لانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ نیز تینوں ملکوں کے سربراہوں نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ مصری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل عبدالحکیم عمرو مشترکہ کمان کے اعلیٰ کمانڈر ہوں گے۔ جنرل عمرو مصر اور شام کی متحدہ کمان کے پہلے ہی اعلیٰ کمانڈر ہیں۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر اس سہ طاقتی سمجھوتے پر دستخط کرنے کے بعد کل جدہ سے مصر واپس آ گئے معاہدے پر سعودی عرب کی طرف سے شاہ سعود اور یمن کی طرف سے امام احمد نے دستخط کئے۔

روسی اور برطانوی لیڈروں کی بات چیت

لنڈن ۲۳ اپریل۔ روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن اور روس کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری مسٹر خروشچیف نے کل برطانوی لیڈروں سے اپنی بات چیت جاری رکھی یہ بات چیت مسٹر انتھونی ایڈن کی دیہی قیامگاہ میں ہوئی اس ملاقات میں زیادہ تر مشرق وسطیٰ اور ہند چینی کی صورت حال اور تخفیف اسلحہ کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ دونوں ملکوں کے لیڈروں کے درمیان گفت و شنید کل لنڈن میں وزیر اعظم کی سرکاری قیامگاہ میں پھر ہوگی۔ کل ملکہ الزبتھ نے روسی لیڈروں کو ونڈسر محل میں شرف باریابی بخشا۔

لاہور ۲۳ اپریل۔ مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب کل شام کراچی سے لاہور واپس پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے اپنے دوران قیام میں صدر میجر جنرل اسکندر مرزا اور وزیر اعظم چوہدری محمد علی سے ملاقات کی۔

امام یمن روس جائینگے

قاہرہ ۲۳ اپریل۔ یمن کے امام احمد نے روس جانے کی سرکاری دعوت منظور کر لی ہے۔ اس دورے میں شہزادہ امیر سیف الاسلام محمد البدر بھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔ یہاں کے ایک اخبار کی اطلاع کے مطابق امام یمن مئی کے نصف آخر میں ماسکو جائیں گے

جنگ کا خطرہ دور نہیں ہوا

تل ابیب ۲۳ اپریل۔ اسرائیل کے وزیر اعظم بن گوریان نے کہا ہے۔ کہ جنگ بندی کے سمجھوتے کے باوجود جنگ کا خطرہ بڑھ رہا ہے کل انہوں نے پارلیمنٹ میں نئے ٹیکس سے متعلق ایک بل پیش کرتے ہوئے کہا اگرچہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ کی کوششوں سے سرحدوں پر کسی حد تک کشیدگی دور ہو گئی ہے لیکن جنگ کا خطرہ دور نہیں ہوا ہے۔ اس کے لئے ہمارے واسطے پوری طرح تیار رہنا ضروری ہے۔

افغانستان میں ریلوے لائن

پشاور ۲۳ اپریل۔ کابل ریڈیو کی اطلاع کے مطابق پولینڈ نے افغانستان میں ایک ریلوے لائن تعمیر کرنے کی پیشکش کی ہے حکومت افغانستان اس پیشکش پر غور کر رہی ہے۔ یہ ریلوے لائن روسی تاجکستان کو افغانستان سے ملا دیگی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۵۶ء

اسلامی اصول

تیسری فلسفہ کانگرس کے اجلاس میں مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب نے کانگرس کا افتتاح کرتے ہوئے فلسفیوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ انہیں چاہیئے۔ کہ اخلاقی اقدار کی ترقی کے لئے طریقے دریافت کریں۔ تاکہ بنی نوع انسان کے لئے تباہی و بربادی ناممکن ہو جائے۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے روزنامہ شہباز پشاور ایک اداراتی نوٹ میں لکھتا ہے:۔

"دنیا میں امن و سکون اور انسانی فلاح و بہبود کے لئے جو تڑپ موجود ہے۔ وہ اسی صورت میں پوری ہو سکتی ہے۔ جبکہ تعلیمات امن و اخلاق ایک ایک انسان کے دل و دماغ میں عقیدے کی صورت اختیار کر جائیں۔ اور کسی میں یہ نظریہ ہی کارفرما نہ ہو۔ کہ جنگ بھی کی جا سکتی ہے۔ یا انسانیت کو بھی تاخت و تاراج کیا جا سکتا ہے۔

اس کے لئے گذشتہ پانصد سال سے بڑے بڑے فلسفی اور مدبر سوچ بچار کر رہے ہیں۔ لیکن معاملہ وہی ڈھاک کے تین پات ہیں۔ اس گڑبڑ کے خاتمہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جنگیں جاری رہتی ہیں۔ دنیا میں امن عالم کے لئے صرف ایک ہی صحیح ذریعہ ہے۔ اور وہ اسلام کا بتایا ہوا راستہ ہے۔ کہ انسانی مساوات کے اصول کو نافذ کیا جائے، بلند و پست اور گورے و کالے کی تمیز ختم کر دی جائے اور اس وقت تک کسی ذی روح کو کچھ نہ کہا جائے۔ جب تک کہ سامنے سے کوئی جارحانہ حملہ نہ کرے۔ اگر کوئی حملہ کرے۔ تو اس کا اسی حد تک جواب دیا جائے۔ جس حد تک کہ ضروری ہو۔ اپنی طرف سے جارحانہ کارروائی نہ ہو۔"

(روزنامہ شہباز پشاور مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۵۶ء)

شہباز نے یہ درست کہا ہے۔ کہ اسلامی تعلیم کا اصول ہے۔ کہ بلند و پست اور گورے کالے کی تمیز ختم کر دی جائے۔ اور تمام انسانوں کو ایک ہی سطح انسانی پر رکھا جائے۔ اس میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ کہ اسلام نے جو بنی نوع انسان میں مساوات کا نظریہ پیش کیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے اس پر عمل پیرا ہو کر جو نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی۔

اسلام تمام بنی نوع انسان کو خواہ وہ کوئی رنگ رکھتا ہو۔ کسی نسل کا ہو۔ کسی ملک کا رہنے والا ہو۔ امیر ہو یا غریب کوئی معاشرتی حیثیت رکھتا ہو۔ جہاں تک انسانیت اور انسانی پیدائشی حقوق کا تعلق ہے۔ سب کو ایک ہی سطح پر متمکن کرتا ہے۔

اسلام نے جو زریں اصول پیش کیا ہے۔ وہ ان چند اعجازی الفاظ میں بیان کر دیا گیا۔

وجعلنکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔

یعنی ہم نے قبیلے اور گروہ بنائے ہیں۔ تو ان کی صرف یہ غرض ہے۔ کہ انسانوں کی ایک دوسرے سے شناخت کی جا سکے۔ جس طرح افراد کے نام رکھے جاتے ہیں۔ اور ان سے پہچان کا کام لیتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح قبائل اور گروہوں کے نام سے کام لیا جاتا ہے۔ ورنہ کوئی قبیلہ یا گروہ دوسرے قبیلہ یا گروہ سے محض اپنی ذات میں زیادہ معزز نہیں ہوتا۔ اور نہ زیادہ باوقار ہوتا ہے۔ سب قبائل، سب گروہ بلحاظ انسانی پیدائشی حقوق کے یکساں ہیں۔ البتہ ہم نے انسانوں میں بھی اپنے نزدیک ایک دوسرے سے اچھا ہونے کا ایک معیار رکھا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جو شخص تقوٰی میں دوسروں سے بڑھ جائے، وہ ہمارے نزدیک واقعی قابل عزو وقار ہے۔

یہ اصول کتنا مبین ہے۔ اگر آج دنیا اس اصول کی پابند ہو جائے۔ تو دنیا امن اور چین کا گہوارہ بن جائے۔

اسلام نے جو مساوات کا اصول پیش کیا ہے۔ اگرچہ وہ اپنی پوری تفصیلات کے ساتھ بعد میں مسلمانوں میں بھی زیر عمل نہیں رہا، مسلمانوں میں بھی دنیاوی نقطۂ نظر سے بہت سے امتیازات پیدا ہو گئے ہیں، لیکن اس کے باوجود دنیا میں مسلمان ہی ایک ایسی قوم ہے۔ اگر اسے قوم کہا جا سکے، جو تمام انسانوں کو ہر لحاظ سے برابر اور مساوی سمجھتی ہے، اور بلا تفریق رنگ و نسل سب انسانوں کے برابر حقوق تسلیم کرتی ہے۔ یہ بہت بڑا امتیاز ہے، جو آج بھی مسلمانوں کو دوسری اقوام پر حاصل ہے۔ اور یورپ میں جو آج مساوات کا چرچا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ مسلمانوں کا ہی اثر ہے۔ خواہ یورپ اس کو تسلیم کرے یا نہ کرے۔

دوسری بات جو اسلامی اخلاق کے متعلق معاصر شہباز نے بتائی ہے۔ اور جو دنیا میں امن کے قیام کی ضامن ہو سکتی ہے، وہ یہ ہے۔ کہ اسلامی تعلیم ہے۔ کہ

"اس وقت تک کسی ذی روح کو کچھ نہ کہا جائے۔ جب تک کہ سامنے سے کوئی جارحانہ حملہ نہ کرے۔"

یہی اصول ہے جو کہ صدر اول میں جامۂ عمل پہنایا گیا تھا۔ حالانکہ صحابہ کرامؓ اور خود اس ذات پاک پر جو رحمۃ للعالمین ہے، تابڑ توڑ حملے کئے گئے۔ نہ صرف استہزاء کیا گیا۔ بلکہ سخت جسمانی اذیتیں دی گئی ہیں، مگر مسلمانوں نے اسلامی تعلیم کے زیر اثر صبر سے کام لیا۔ سخت سے سخت تکلیفیں برداشت کیں۔ لیکن ملک کا امن حتی الوسع برباد نہیں ہونے دیا۔ ورنہ عرب جیسے ملک میں ایک قبیلہ کے فرد کو ذرا اشارہ بھی کر دینا سالوں بلکہ صدیوں تک کی عداوت کا موجب بن جاتا تھا۔ جس سے تمام عرب کی فضا امن و امان سے محروم ہو جاتی تھی۔

اسلام نے ایذا دہی پر صبر کا نمونہ دکھا کر عرب میں ایک بالکل ہی نئی زندگی کا باب کھول دیا۔ وہ ملک جہاں انتقام نہ لینا ذلت کا نشان خیال کیا جاتا تھا۔ اس ملک میں ایسا نمونہ پیش کرنا دوہری شجاعت کا طالب تھا۔ نہ صرف اذیت کو برداشت کیا گیا۔ بلکہ بدلہ نہ لینے سے جو عربوں میں ذلت تصور ہوتی تھی، اس کو بھی خوشی سے برداشت کیا گیا۔

الغرض اسلامی تعلیم کے زیر اثر مسلمانوں نے کمال اذیتیں سہیں۔ وہ کوئی بزدل نہیں تھے۔ ان کی تلواریں بھی کند نہیں تھیں۔ اگر وہ چاہتے۔ تو ایک ایک کے دس دس بدلے لیتے، مگر نہیں اسلام انہیں اجازت نہیں دیتا تھا۔ اس لئے ان کی تلواریں میانوں ہی میں تڑپ کر رہ جاتیں۔ آخر جب پانی سر سے گذر گیا۔ اور اسلام کی ہستی ہی امتحان میں پڑ گئی۔ تو اللہ تعالےٰ نے اجازت دی۔ کہ

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر۔ (سورۂ حج)

یعنی جن لوگوں پر ظلم کیا گیا ہے۔ ان کو ترکی بہ ترکی جواب کی اجازت دی جاتی ہے۔ اس کے بعد عرب میں کچھ عرصہ لازماً جنگی حالت قائم ہو گئی۔ مسلمانوں نے اللہ تعالےٰ کی ہدایات کو پھر بھی نظر انداز نہ کیا، اور جو جو پابندیاں اس رحیم و کریم ذات نے جنگ پر لگائیں۔ ان کو پوری پوری طرح نگاہ رکھا۔

اسلام کے جنگی اصولوں کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اول تو جنگ کرو ہی نہیں۔ اور جہاں تک ہو سکے، دشمن کی زیادتیوں کو بھی برداشت کرو۔ لیکن جب دشمن تمہیں بالکل مٹانے پر ہی تل جائے۔ تو تم بھی مقابلہ میں تلوار اٹھاؤ۔ لیکن زیادتی ہرگز نہ کرو۔ جہاں جہاں اور جتنا نقصان دشمن نے تمہیں پہنچایا ہے۔ اس سے ایک رتی زیادہ تم ان کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ اس پر بھی اگر دشمن صلح کا ہاتھ بڑھائے تو جہاں کھڑے ہو وہیں رک جاؤ۔

یہ صرف اسلامی اصول جنگ کی طرف ایک مبہم سا اشارہ ہے۔ قرآن کریم اور احادیث نبویؐ سے تفصیلات معلوم ہو سکتی ہیں۔ دنیا کی کوئی شریعت یا قانون جنگ ان اصول کے سامنے وہی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو زمین کی پستی آسمان کے اوج کے سامنے رکھتی ہے۔

آج جب دنیا جنگ کے عفریت سے لرزاں ہو رہی ہے۔ ہمیں چاہیئے تھا۔ کہ ہم نکل کر اسلام کے یہ اصول دنیا کے سامنے پیش کرتے۔ مگر ہم ....

ہم الٹے اشتراکیت اور فاشزم سے متاثر ہو کر خود ان پاک اصولوں کی نفی ہی نہیں کر رہے۔ بلکہ اسلام کی نعوذ باللہ تضحیک کر رہے ہیں۔ آج جبکہ اسلام کے الٰہی اصولوں کے شعوری یا غیر شعوری اثر کے تحت یورپ اور امریکہ جیسی مادہ پرست اقوام امن کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ اور طرح طرح کی تجاویز سوچ رہی ہیں۔ ہم نہ صرف یہ کہ آگے بڑھ کر ان کے سامنے اسلام کے صحیح اصول پیش نہیں کرتے۔ جو حقیقت میں صلح و امن کے ضامن ہیں۔ بلکہ ہم "جہاد فی الاسلام" اور "جہاد فی سبیل اللہ" جیسی تصانیف میں یہ اعلان کر رہے ہیں کہ

(۱) "تلوار کی علیہ رانی کے بغیر تبلیغ کی تخم ریزی نہیں ہو سکتی۔

(۲) اسلامی جماعت واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔

گویا اللہ میاں تو قرآن کریم میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ فرماتا ہے۔ کہ لست علیھم بمصیطر مگر ہم (نعوذ باللہ) کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو زمین کے حالات کی کیا خبر یہاں کے حالات تو کچھ ہمیں صحیح طور پر جانتے ہیں۔ اس لئے اسلام کا اصول یہ نہیں۔ کہ صرف مجبوراً دفاع میں تلوار اٹھاؤ۔ اور پھر بھی زیادتی نہ کرو۔ جہاں دشمن رکے۔ تم بھی تلوار میان میں کر لو۔ بلکہ اسلام کا اصول یہ ہے۔ کہ آؤ دیکھو نہ تاؤ۔ تلوار ہر وقت سونتے رہو۔ اور بالجبر الٰہی حکومت قائم کر دو۔ تم خدائی فوجدار ہو۔ نہ کہ واعظین اور مبشرین۔

مولوی عبدالسلام صاحب عمر کی وفات حسرت آیات

اور

حضرت خلیفہ اول رضؓ کا عدیم المثال مقام محبت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

عزیزم مکرم مولوی عبدالسلام صاحب عمر کی وفات کا حادثہ کئی لحاظ سے بہت دردانگیز واقعہ ہے۔ اول تو وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ اور حضرت خلیفہ اول رضؓ کا جو مقام جماعت میں تھا وہ ظاہر و عیاں ہے۔ جس پر کسی دلیل یا کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیفات اور اپنے مکاتیب میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کے علم و عرفان اور آپ کے تقوےٰ و طہارت اور جذبۂ خدمت اور جذبۂ اطاعت کی ایسے رنگ میں تعریف فرمائی ہے۔ کہ اسے پڑھ کر ایک مومن کی روح وجد میں آنے لگتی ہے۔ حقیقتہً حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا مقام توکل اور مقام زہد و تعبد عدیم المثال تھا۔ اور جماعت احمدیہ میں قرآن کی محبت پیدا کرنے اور پھر نظام خلافت کے استحکام کے تعلق میں آپ نے جو خدمات سرانجام دیں۔ وہ بھی اپنے رنگ میں نظیر نہیں رکھتیں۔ ایسے عالی مرتبہ باپ کا فرزند اس بات کا حق رکھتا ہے۔ کہ قطع نظر دوسرے حالات کے اس کی وفات پر جتنا صدمہ بھی محسوس کیا جائے وہ کم ہے۔ اس کے علاوہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر کا اپنی والدہ صاحبہ محترمہ حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کی وفات کے اس قدر جلد بعد وفات پانا اور پھر گویا نسبتاً جوانی کی عمر میں وفات پانا۔ اور پھر وفات کا اس قدر اچانک واقعہ ہونا کہ جماعت کو ان کی بیماری کا بھی علم نہیں ہو سکا۔ اور پھر ان کا اپنے پیچھے تیرہ کس خورد سالہ اولاد کا چھوڑنا جن میں سے اکثر ابھی زیر تعلیم ہیں۔ اور سوائے دو لڑکیوں کے ابھی تک ان میں سے کوئی شادی شدہ نہیں۔ یہ سب ایسے واقعات ہیں جو اس صدمہ کو بہت بھاری بنا دیتے ہیں۔

عزیزم مولوی عبدالوہاب صاحب عمر نے اپنے حالیہ مضمون شائع شدہ الفضل میں مولوی عبدالسلام صاحب عمر کی زندگی کے بعض واقعات اور ان کے اخلاق کے بعض پہلو بیان کئے ہیں۔ جن کے اعادہ کی اس جگہ ضرورت نہیں۔ میں صرف اس دلی محبت اور قدر و منزلت کی وجہ سے جو میرے دل میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی ذات والا صفات کے ساتھ تھی اور ہے اس جگہ صرف ایک واقعہ جو مولوی عبدالسلام صاحب کی بچپن کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے بیان کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اس بے پناہ محبت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ جو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کے ساتھ تھی۔

ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں۔ کہ ابھی مولوی عبدالسلام مرحوم غالباً چار سال کے تھے۔ اور خود ہمشیرہ مبارکہ بیگم بھی ابھی چھوٹی تھیں۔ کہ ایک دفعہ وہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کے مکان پر قرآن و حدیث کا سبق پڑھنے کے لئے گئیں اس وقت اتفاق سے ہمشیرہ کے پاس بچپن کی عمر کے مطابق کچھ دانے اخروٹ کے تھے مولوی عبدالسلام صاحب عمر نے خورد سالی کی بے تکلفی میں ہمشیرہ سے کچھ اخروٹ مانگے اور ساتھ ہی سادگی اور محبت کے رنگ میں کہا کہ "میں آپ کا نوکر ہوں" ہمشیرہ بیان کرتی ہیں۔ کہ اس وقت اتفاق سے مولوی عبدالسلام صاحب کے بڑے بھائی مولوی عبدالحی صاحب مرحوم بھی قریب ہی کھڑے تھے۔ انہوں نے مولوی عبدالسلام صاحب کے یہ الفاظ (کہ میں آپ کا نوکر ہوں) سنے تو خودداری کے رنگ میں مولوی عبدالسلام صاحب کو ڈانٹا کہ یہ الفاظ مت کہو۔ مولوی عبدالحی صاحب مرحوم کے یہ الفاظ کسی طرح حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے کانوں تک پہونچ گئے۔ اور حضور نے اسی وقت مولوی عبدالحی صاحب کو بلا کر فرمایا کہ تم عبدالسلام کو ان الفاظ کے کہنے سے کیوں روکتے ہو؟ اور ساتھ ہی مولوی عبدالسلام صاحب کو تاکید۱ً فرمایا کہ "عبدالسلام! ہم لوگ واقعی حضرت مسیح موعود کے نوکر ہیں۔ تم میرے سامنے اپنے منہ سے کہو کہ "میں آپ کا نوکر ہوں" چنانچہ مولوی عبدالسلام صاحب کے منہ سے یہ الفاظ کہلانے کے بعد آپ وہاں سے گئے۔

بظاہر یہ ایک بہت معمولی سا واقعہ ہے۔ مگر اس سے محبت کے اس اتھاہ سمندر پر کتنی روشنی پڑتی ہے۔ جو اس مرد خدا اور مرد مومن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خاندان کے لئے موجزن تھا!! ہمشیرہ مبارکہ بیگم کے لئے یا ہمارے سلئے مولوی عبدالسلام صاحب عمر یا کسی اور مخلص کا اس قسم کے الفاظ کہنا ہرگز کسی فخر کی بات نہیں (ممکن ہے بلکہ ذاتی لحاظ سے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ اغلب ہے کہ خدا کی نظر میں ان کے اعمال ہم میں سے بعض کے اعمال سے بہتر ہوں) مگر یقیناً ہمارے لئے اور ساری جماعت کے لئے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور دیگر مخلصین کی وہ محبت موجب صد فخر ہے۔ جو ان کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خاندان کے لئے تھی۔ اور ہے یہ محبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان معجزہ ہے۔ جس کی قدر و قیمت دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ لو انفقت ما فی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبھم و لکن اللہ الف بینھم میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور کر کے ہمیں اس مقدس محبت کا اہل بنائے۔ اور ہمیں جماعت کے لئے ہر رنگ میں اچھا نمونہ بننے کی توفیق دے۔ آمین یا ارحم الراحمین

دعا کی غرض سے اس جگہ اس بات کا ذکر بھی نامناسب نہ ہوگا۔ کہ جب جودھامل بلڈنگ لاہور میں یہ خاکسار مولوی عبدالسلام صاحب عمر کا جنازہ پڑھانے لگا۔ تو ابھی میں نے پہلی تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھائے ہی تھے۔ کہ مجھ پر کشفی حالت طاری ہوگئی۔ اور میں نے دیکھا کہ میری دائیں جانب سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں۔ اس وقت آپ کا قد اپنے اصل قد سے کافی لمبا نظر آتا تھا۔ مگر غالباً اپنے بڑے صاحبزادہ کی بظاہر بے وقت وفات کی وجہ سے آپ کا جسم کچھ جھکا ہوا اور آپ کا چہرہ کچھ افسردہ سا تھا۔ اس نظارہ کے بعد یہ حالت جاتی رہی۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔

ارضِ ربوہ

ترا پیام پیامِ محمدِ عربی
ترے نظام سے برہم مزاجِ بولہبی

ترے نصیب ملا تجھ کو یہ ہجومِ سجود
متاعِ سوزِ درونِ نالہائے نیم شبی

ترے مقام کی رفعت کی داستاں شاید
سمجھ سکے گی نہ اہلِ خرد کی بوالعجبی

کیا ہے آب دلوں کو تری حرارت نے
وہ آگ کیا تھی تری خاک میں رہی جو دبی

ترے فقیروں پہ وہ دن بھی آنیوالا ہے
نہ ہوگی شاہوں کو بھی جب مجالِ بے ادبی

ترے فیوض کے چشموں سے بارہا ناہید
مٹا کے آیا ہے قلب و نظر کی تشنہ لبی

عبدالمنان ناہید

کہ وہ اپنے فضل و کرم سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی روح کو جنت الفردوس میں تسکین عطا کرے اور عزیز مولوی عبدالسلام صاحب مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور ان کے اہل و عیال اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی دیگر اولاد کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

بات سے بات نکلتی ہے اور خیال پر خیال جمتا ہے اور خلافت اولیٰ سے خلافت ثانیہ کی طرف خیال منتقل ہونا ایک طبعی امر ہے۔ سو جیسا کہ پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔ میں رمضان کے اس مبارک مہینہ میں احباب جماعت سے پر زور تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس مہینہ کی مخصوص تضرعات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازی عمر اور بیش از پیش خدمات اور روز افزوں برکات کے لئے خدا کے حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے مبارک سایہ کو جماعت کے سروں پر لمبے سے لمبا کرے اور آپ کے وجود میں وہ تمام وعدے اپنی کامل شان و شوکت کے ساتھ پورے ہوں جو آپ کی مسعود خلافت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک پر فرمائے تھے اور آپ کی قیادت میں جماعت کا قدم ہر آن ان عظیم الشان مقاصد کے حصول کی طرف بڑھتا چلا جائے۔ جو اس کے لئے ازل سے مقدر ہیں۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت کی طفیل اس خاکسار راقم آثم کو بھی نیکی اور تقویٰ کے مقام پر قائم ہوتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی مقبول خدمت کی توفیق نصیب ہو۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۰ر اپریل ۱۹۵۶ء)

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے لئے دو بی۔ٹی اور چار ایس۔وی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب معہ نقول سرٹیفکیٹس کے اپنی درخواستیں اپنے حلقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ بھجوا دیں۔ بی۔ٹی کا گریڈ ۱۳۰-۱۰-۲۰۰ ہے۔ اسکے علاوہ ۱۰ فیصدی گرانی الاؤنس ملیگا اور ایس وی کا گریڈ ۶۰-۴-۱۰۰ ہے اور ۱۰ روپے ماہوار گرانی الاؤنس اس کے علاوہ ہوگا یکم مئی ۱۹۵۶ء سے گرانی الاؤنس بجائے ۱۰/ روپے ماہوار کے ۲۰/ روپے ماہوار منظور ہونے کی امید ہے۔

مرکز میں رہائش رکھنے کے خواہشمند احباب جلد اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔

وہ احباب جو سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہو چکے ہوں یا ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچنے والے ہوں درخواست نہ کریں کیونکہ ایسے احباب کا تقرر محکمہ منظور نہیں کرتا۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

(از مکرم عبدالحمید صاحب مولوی فاضل)

ملک غلام نبی صاحب (مرحوم و مغفور) چک ۹۸ شمالی سرگودھا بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ نے عمر بھر رضائے الٰہی کی خاطر خدمت دین کرنے نیز مستحقین و غریب لواحقین کے لئے اپنے آپ کو وقف رکھا۔

ملک صاحب کو قریب سے دیکھنے پر مجھے ان کی چند خوبیوں نے بہت متاثر کیا۔

اول۔ جماعت کی ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے اپنے گاؤں میں بیس اکیس سال سے امیر جماعت تھے۔ امارت کا حق پوری طرح ادا کیا۔ یہ ان ہی کا کارنامہ تھا کہ چک ۹۸ میں دن رات مساعی کرکے ایک خوبصورت مسجد بنوائی۔ پھر مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ اور مسجد کے ساتھ حسب ضرورت مدرسہ کے لئے عمارت تعمیر کروائی۔ اس مدرسہ کے اجراء میں جو مشکلات ان کو پیش آئیں۔ اور پھر جو قربانی و ایثار استقلال و ہمت ملک صاحب نے دکھائی وہ وہی لوگ جان سکتے ہیں۔ جنہوں نے ان ایام میں وہاں رہ کر حالات خود دیکھے ہیں۔ آج کل یہ مدرسہ احمدیہ کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ فسادات کے دنوں میں مہاجرین کے کیمپوں میں پھرتے۔ مہاجرین کی امداد کے علاوہ احمدی دوکانداروں کو گاؤں میں لاکر انکے لئے کاروبار مہیا کرتے۔ لمبا عرصہ بیمار رہے۔ آپ چارپائی پر بیٹھ کر ہی تمام امور سرانجام دیتے۔ ان ہی دنوں میں آپ نے گاؤں میں ایک لائبریری کے اجراء کی سکیم شروع کی۔ چندہ اکٹھا کیا۔ جگہ تجویز ہوئی۔ اب کتابیں آنیوالی تھیں کہ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انشاء اللہ لائبریری عنقریب شروع ہو جاوے گی۔ آپ اپنی جماعت کے افراد کے لئے مجسم ہمدردی اور حلم تھے۔ جن دنوں آپ بھلوال ملازم تھے۔ وہاں آپ نے بعض کامیاب جلسے کروائے اور سلسلہ کے علماء کو بلوا کر تقاریر کروائیں۔

دوم۔ آپ کو حضرت امیر المومنین سے والہانہ عشق تھا۔ جب حضور کا ذکر آتا۔ آپ کا چہرہ چمک اٹھتا۔ اور لیٹے ہوئے اٹھ بیٹھتے اور حضور کی مختلف تقریروں کا ذکر کرتے کہ حضور نے آج لیکچر میں یوں ارشاد فرمایا ہے۔ حضور نے کمیونزم کے خلاف جو تقریریں فرمائی تھیں۔ آپ گاؤں میں جلسے کروا کر ان تقاریر کا خلاصہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ حضور کی صحت کا آپ کو ہر وقت فکر دامنگیر رہتا اور بالصحت درازی عمر کے لئے ہمیشہ دعاگو رہے۔

سوم۔ غریب پروری و خدمت خلق کی صفت بھی آپ میں نمایاں تھی۔ آپ ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں ملازم تھے۔ آپ کی صرف ایک لڑکی تھی۔ اور نرینہ اولاد کوئی نہ تھی۔ لوگ آپ کو خرابی صحت کی بناء پر نوکری چھوڑ دینے کو کہتے۔ تو آپ کا جواب ہوتا۔ کہ ان غریب لوگوں کے کاموں کے لئے میں ملازمت کرتا ہوں۔ وہ بے چارے اپنے کاموں کے لئے کہاں دھکے کھاتے پھریں۔ آپ اکثر غرباء کی خفیہ امداد کیا کرتے۔ غریب لواحقین کو ماہوار وظائف ارسال کیا کرتے۔ ان کی وفات پر اکثر آنکھیں اسی لئے اشکبار تھیں کہ ان کا باپ سر سے اٹھ چکا تھا۔ اور جماعت کے لوگ اس واسطے کہ اب جماعتی انتظام اور ترقی کی نئی اسکیموں کا اجراء کون کریگا آپ اکثر جھگڑوں میں منصف ہوتے دور دور گاؤں سے لوگ آتے اور اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کرواتے۔ آپ احمدیوں و غیر احمدیوں میں یکساں ہر دلعزیز تھے۔ بہت دفعہ ڈپٹی کمشنر کے حکم سے بعض جھگڑوں میں آپ کو ثالث بنایا جاتا۔ آپ درمیانہ درجہ کے زمیندار تھے۔ لیکن بعض بڑے بڑے اونچے درجے کے زمینداروں کے جھگڑوں میں آپ ثالث ہوتے اور آپ کا فیصلہ ہر ایک قبول کرتا۔ اور یہ صرف ان کی سچائی اور دیانت کی وجہ سے تھا۔

المختصر۔ آپ ایک شفیق استاد اعلیٰ منتظم اور منصف تھے۔ نہایت درجہ حلیم الطبع اور منکسر المزاج تھے۔ دوسروں کی خوشنودی کی خاطر خود تکلیف اٹھا لیتے تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو بلند درجات عطا فرمادے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے۔

درخواست دعا

میرے خاوند مکرم نصیر احمد صاحب کمیٹی دو سال سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ میں خود اور اکثر بچے بھی اکثر بیمار رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کامل صحت عطا فرمائے۔ اور پریشانیوں سے نجات دے

(صفیہ بیگم راولپنڈی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان کارنامہ

(از مکرم مصلح الدین صاحب بنگالی ۔ مشرقی پاکستان)

انیسویں صدی کے آخیر میں مذہبی دنیا میں ایک عجیب انقلاب برپا تھا۔ اسلامی دنیا میں بالخصوص ایک مایوسی کا عالم طاری تھا۔ مسلمان اپنی شوکت و عظمت کھو کر معاشرتی۔ مجلسی۔ تمدنی اور سیاسی لحاظ سے بہت پیچھے رہ گئے تھے۔ دشمنان اسلام اپنی پوری قوت سے اسلام پر حملہ آور تھے۔ اور اسلام کو مٹانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے تھے۔ چنانچہ ہزار ہا بھولے بھالے مسلمان دشمن کے نرغے میں آچکے تھے۔ اور اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت کی آغوش میں جا چکے تھے۔ مسلمان اپنی زبوں حالی پر آہ و بکا میں مصروف تھے۔ اور یہ صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ ؎

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقت دعا ہے
امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
کر حق سے دعا امتِ مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت جس کا جہاز آکے گھرا ہے

مسلمانوں کی یہ حالت دیکھ کر ایک درد مند اور مضطرب وجود پنجاب کی ایک گمنام بستی قادیان کے ایک گوشے میں ہمیشہ محو فکر رہتا۔ وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر قرآنی علوم اور دیگر مذاہب کے مطالعہ میں مصروف رہتا۔ اس کی زندگی اسلام کی محبت سے سرشار تھی۔ اور اسلام کو دنیا میں غالب کرنا ہی اس کی زندگی کی آرزو اور تمنا تھی۔ گویا اس کی زندگی کا واحد مقصد یہ تھا۔ کہ اسلام دوبارہ کس طرح زندہ کیا جائے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت و شوکت کو دنیا میں کس طرح قائم کیا جائے۔ وہ راتوں کو اٹھتا بارگاہِ ایزدی میں سر بسجود ہو جاتا۔ اور اپنی درد بھری دعاؤں سے آستانہ الوہیت میں ایک حشر برپا کرتا۔ اس کے رحمت و فضل کے دروازے کھٹکھٹاتا اور اسی سے مدد طلب کرتا۔

آخر خدا تعالیٰ نے اس کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر ایسے دینی علوم و عرفان و کمالات ظاہر کئے جن کی نظیر اس وقت کی مذہبی دنیا میں نہیں ملتی تھی۔ اس نے مخالفین اسلام کے اعتراضات کے ناقابل تردید جواب دیئے۔ اور دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اے وہ تمام لوگو جو زمین پر رہتے ہو۔ اور اے وہ تمام انسانی روحو۔ جو مشرق و مغرب میں آباد ہو۔ میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں۔ کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا وہی ہے۔ جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال و تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ جس کی روحانی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا۔ کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں؟" (تریاق القلوب صفحہ ۷)

اسی طرح ایک دوسری جگہ آپ اسلام کے غلبہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ بلکہ زمانہ اب اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ کسی وقت وہ اپنی طاقت دکھا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو۔ کہ عنقریب اس لڑائی میں دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آئیں۔ مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں۔ کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھے علم دیا گیا ہے۔ جس علم کی رو سے میں کہتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کرے گا۔ ...... اس کشتی کا ناخدا خداوند تعالیٰ ہے۔ ...... وہ ہمیشہ اس کو طوفان اور باد مخالف سے بچاتا رہے گا۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون۔" (آئینہ کمالات اسلام)

آخر وہ دن بھی آگیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس مضطرب ہستی کو دنیا کی فلاح و بہبودی اور اسلام کی کشتی کو طوفان اور باد مخالف سے بچانے کے لئے مقرر کر دیا۔ جاء المسیح جاء المسیح کی صدائیں فضاء میں بلند ہونے لگیں۔ خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔ حق و صداقت کی متلاشی روحیں مخالفت اور طوفان کی آندھیوں میں اس آسمانی ندا پر لبیک کہتے ہوئے اس کے گرد جمع ہونے لگیں۔ اور اس عظیم الشان ہستی کے روحانی برکات اور علم و عرفان سے فیض یاب ہو کر اپنی زندگیوں میں ایک حیرت انگیز روحانی انقلاب برپا کرنے لگیں۔

وہ خدا کی محبت میں سرشار ہو گئے۔ اور مخلوقِ خدا کی بھلائی اور اسلام کی تبلیغ ہی ان کا مقصد حیات ہو گیا۔ اور اس مقدس انسان نے اس گروہ میں وہ روح پیدا کر دی کہ وہ جان و مال سے اسلام پر فدا ہو گئے۔ اور پروانے کی طرح شمع اسلام پر قربان ہو گئے۔ اور یہی وہ عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جسے دیکھ کر شاعر مشرق علامہ اقبال بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے۔

"میری رائے میں قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر ذات نے ڈالا ہے۔ ٹھیٹھ اسلامی صورت کا نمونہ ہے۔ ہماری تعلیم کا مقصد ہونا چاہیئے۔ کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے۔ اور مسلمان ہر وقت اپنے پیش نظر رکھیں پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔"

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر مطبوعہ مرغوب ایجنسی ۱۹۱۹ء)

جماعت احمدیہ کی ان بے لوث خدمات کی بدولت مغربی دنیا کا رجحان اسلام کی طرف ہو رہا ہے۔ عیسائیت کے علمبردار آج جماعت کی مساعی جمیلہ کی بدولت اسلام کے مقابلہ میں اپنی ناکامی اور نامرادی کا اعتراف کھلے بندوں کر رہے ہیں۔ اور متعصب عیسائی حلقوں میں اسلام کی روز افزوں ترقی پر ایک اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ ہامبرگ کے مقام پر عیسائی پادریوں کے اجتماع میں جنوبی افریقہ کے پوپ پادری نے تقریر کرتے ہوئے اپنی شکست کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے۔

"مسیحی کلیسیا کو نہ صرف جنوبی افریقہ میں بلکہ ہر جگہ اسلام کے چیلنج کا مقابلہ کرنے میں کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ میرا خیال ہے۔ کہ ہم میں سے کوئی بھی اس چیلنج کو کافی سنجیدگی کے ساتھ محسوس نہیں کر رہا ہے۔ کیپ ٹاؤن میں مسیحی کلیسا کو کافرانہ اور مشرکوں کا اتنا شدید مقابلہ درپیش نہیں۔ جتنا کہ بڑھتی ہوئی اور جارحانہ اقدام کرتی ہوئی مسلم جمعیت کا مقابلہ درپیش ہے۔"

(نوائے پاکستان مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۴ء)

دوسری طرف مصر کا ایک مشہور اخبار "الفتح" جماعت کی اسلامی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"جو شخص بھی ان لوگوں کے حیرت زا کارناموں کو دیکھے گا۔ وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے۔ جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔ صرف وہی ہیں۔ جو اس راہ میں اپنے اموال جانیں خرچ کر رہے ہیں"

(الفتح قاہرہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ)

برادرانِ اسلام! ہم آپ کو بھی "تحریک اشاعت اسلام" میں شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ ہزاروں روپے اپنے آرام و آسائش اور شادی بیاہوں پر صرف کرتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ خدا اور اس کے رسول کی حرمت و عزت کی بلندی کے لئے چند پیسے "تحریک اشاعت اسلام" میں دینے سے دریغ کریں۔ آج اسلام کی کشتی طوفان کے تھپیڑوں میں ہے۔ جس کو تمام مسلمانوں کی مالی جانی قربانی ہی پار لگا سکتی ہے۔ خدا تعالےٰ سب مسلمانوں کو اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

مکرم ملک محمد ہاشم خاں صاحب کھیوڑہ ضلع جہلم میں مورخہ ۱۶ ر اپریل کو وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ مکرم میاں محمد یعقوب صاحب (برادر ڈپٹی محمد شریف صاحب) کے خسر تھے۔ جنازہ غیر احمدی اصحاب نے پڑھا۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ اور جنازہ غائب ادا فرمائیں۔

ایک مراسلہ کے جواب میں

ہفت روزہ المنیر لائلپور (جو مودودی صاحب کی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے) ۲۴ اپریل میں ذیل کی سطور ایک مراسلہ کے جواب میں شائع ہوئی ہیں۔ (ادارہ)

بخدمت جناب ابوالزاہد صاحب —

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

آپ کے طویل گرامی نامہ کا شکریہ۔ مختصراً گذارش ہے کہ "ربوہ کی سیر" کے جن مندرجات سے آپ کو اختلاف ہے اگر آپ ان کی صحت یا عدم صحت کے بارے میں متعین بات فرمائیں تو اس کے متعلق واقعات اور دلائل کی روشنی میں گفتگو کی جا سکتی ہے۔ مدعی کی وضاحت کے لئے مکرر عرض ہے کہ بالآخر ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ اس تحریک کی وجوہ کیا ہیں کہ امت کے اندر سے ایک شخص اٹھتا ہے وہ غیر مبہم الفاظ میں اپنے آپ کو "نبی اللہ" کہتا ہے۔ امت کے علماء کامل اجماع کے ساتھ اسے ملت اسلامیہ سے خارج قرار دیتے ہیں۔ بعض پارٹیوں کا وجود باقی ہی اس لئے ہے کہ وہ اس خانہ ساز نبوت کے کاروبار کو بدف مخالفت بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن با ایں ہمہ مدعی نبوت کا ذبہ کا سلسلہ قائم ہے اور اس میں استحکام پیدا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ہم اس دلیل کو لغو سمجھتے ہیں کہ کوئی جھوٹا سلسلہ اگر دس بیس پچاس یا سو دو سو سال تک قائم رہے تو یہ اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ ہمارا ایمان یہ ہے کہ اگر کتاب اللہ اور احادیث نبویہ کی رو سے کوئی چیز باطل ہے تو خواہ وہ دس ہزار سال تک قائم رہے اور اسے دنیوی اعتبار سے ملکوں پر حکمرانی کرنے کا موقع بھی مل جائے تو اس کے باطل ہونے میں شبہ ایمان سے محرومی ہے۔ حق و باطل کا معیار دنیا میں قائم اور مستحکم ہونا نہیں ہے بلکہ اللہ کی جانب سے "سلطان" (دلیل واضح) کا پایا جانا ضروری ہے۔

—— آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا ہماری کوششوں کا کوئی پہلو ایسا تو نہیں کہ اس میں کوئی نقص ہو؟ یا ہم نے جو انداز مخالفت اختیار کیا ہے کہیں اس میں تو کوئی ایسی خرابی نہیں کہ نتیجہ الٹا برآمد ہو رہا ہے؟

ہم کیا کہتے ہیں؟

سب سے پہلے تو ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ "ربوہ کی سیر" کے تحت جو سلسلہ گفتگو ہم نے اب شروع کیا ہے اس کا مقصد کیا ہے۔ ہم آپ کے توسط سے ان تمام احباب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں جو اس موضوع سے دلچسپی رکھتے ہیں کہ:

قادیانیت ہمارے نزدیک ایک ایسا فتنہ ہے جو اسلام کے لئے اسی طرح خطرناک ہے جس طرح صیہونیت کی تحریک۔ اور ربوہ کی خلافت اسی نوع کا المیہ ہے جس قسم کا سانحہ اسرائیلی ریاست کی شکل میں ہمیں برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔

ہمارے نزدیک امت مرزائیت کا تصور ہی سرے سے اسلام کے بنیادی عقائد و ذہنیت لیکن اس کے ساتھ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری اس نو خاستہ مملکت میں جسے کامل اسلامی ریاست بنانے کے نصب العین کو ہم اپنی زندگیوں کا عظیم ترین مقصد قرار دے چکے ہیں اسی سیاست میں:

—— ایک ایسا شہر آباد ہے جو اپنے نظم کے لحاظ سے فوجی تربیت کے اعتبار سے مختلف محکموں کی موجودگی اور مقدمات کے فیصل کے نقطہ نظر سے ایک باقاعدہ سٹیٹ کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس شہر کے اردگرد ایک باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت اس مذہب کے ماننے والے آباد کئے گئے ہیں اور اب جائدادیں خریدی جا رہی ہیں۔ کاروباری۔ صنعتی۔ تعلیمی ادارے قائم کئے جا رہے ہیں کہ اس علاقہ کو اثر و نفوذ کے لحاظ سے احمدی اسٹیٹ کہا جا سکے (نوٹ۔ قادیانیوں کے ہاں احمدی اسٹیٹ کا تصور بہت پرانا ہے اور اس کیلئے ابتداء سے آج تک متعدد کوششیں بروئے کار لائی جا چکی ہیں۔ بالخصوص قادیان۔ اور بلوچستان کو قادیانی ریاست کی (Base) بنانے کی ساعی۔

قادیانی جماعت وہ واحد جماعت ہے جو تقسیم ملک کے باوجود غیر منقسم ہے اور بھارت و پاکستان کی دونوں جماعتیں مرزا محمود احمد صاحب کی امارت مطلقہ کی اسی طرح تابع فرمان ہیں جس طرح تقسیم سے قبل کانگرس مسلم لیگ اور دوسری سیاسی جماعتیں ایک صدر کی ماتحتی میں کام کرتی تھیں۔

قادیانی جماعت کا یہ اعلان ہر قسم کے ابہام کے بغیر بارہا دہرایا گیا ہے کہ مرزا محمود احمد۔ چوہدری ظفر اللہ خاں اور دوسرے تمام اعلیٰ اور ادنیٰ قادیانی قادیان کو اپنا وطن سمجھتے ہیں اور قادیان کے کسی احمدی باشندہ کو حق حاصل نہیں کہ مرزا محمود احمد صاحب کی اجازت کے بغیر قادیان کی جائداد کے کلیم ترک کر کے داخل کرائے یا اس کا کوئی معاوضہ طلب کرے۔

مرزا محمود احمد یہ اعلان بھی فرما چکے ہیں کہ قادیان کی واپسی کا وعدہ خدا کی طرف سے ہو چکا ہے اور یہ اٹل ہے۔ ہم لامحالہ قادیان واپس جائیں گے۔ رہا یہ سوال کہ ربوہ میں مکانات کا کیا بنے گا۔ تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ ہم اسے پاکستان کا احمدی مرکز بنائیں گے یا یہاں کی جائدادوں کو فروخت کر دیں گے۔

ایک طرف تو صورت حال یہ لیکن اس جماعت کے حالات کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ:

قادیانی جماعت کی بہت بڑی تعداد فوج اور سول کے مختلف محکموں میں ملازم ہے اور ان سب کا جماعتی فیصلہ اور ان کے مسلمہ خلیفہ کا واجب الاطاعت حکم یہ ہے کہ وہ ان ملازمتوں کا اصل مقصد جماعتی مفاد قرار دیں اور اپنی پوزیشن سے جماعتی کام کو جہاں تک ان کا بس چلے مقدم رکھیں۔

قادیانی جماعت نے ایک پلین اس نوع کا شائع کر رکھا ہے کہ ایک عظیم سرمایہ کے ذریعہ سابق پنجاب کی تمام اہم منڈیوں پر قبضہ جمایا جائے اور "احمدی معاشیات" کو ایک منضبط پروگرام کے تحت مستحکم بنایا جائے (ان تمام نکات پر مدلل ترین حقائق بروقت پیش کئے جا سکتے ہیں)

یہ ہے وہ خطرناک صورت جس سے ملت اسلامیہ پاکستان دوچار ہے اور اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے وہ سب لوگ بے چین ہیں جو ان حقائق سے آگاہ ہیں۔

اب آپ غور فرمائیے کہ اگر ان لوگوں کی پوزیشن وہی ہو جو ہم نے اوپر پیش کی ہے اور اس جماعت کی مخالفت کی متعدد کوششیں ملت اسلامیہ کو اس فتنہ سے نجات دلانے میں کما حقہ کامیاب نہ ہو سکی ہوں تو کیا ہم صرف اس لئے کہ ہمیں بعض تلخ حقائق کا سامنا کرنا پڑے گا ہم اپنی توتوں کو بے سوچے سمجھے صرف کرتے رہیں۔

رہا یہ مسئلہ کہ جن مخلصانہ اور اتقیاء نے محض لوجہ اللہ آج تک اس فتنہ کے استیصال کے لئے کوششیں کی ہیں کیا وہ عند اللہ اجر و ثواب کا ذریعہ نہیں بنیں گی۔ تو ہم وضاحت سے عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمارے نزدیک خلوص۔ دیانت اور رضائے حق کو مقصد بنا کر کام کرنے والے اللہ عزوجل سے اپنے خلوص کے مطابق اجر کے مستحق ہوں گے اور ان کی نیک کوششیں بہر نوع ہم سب کے لئے مستحق احترام ہوں گی۔ اور ہم دل و جان سے ان کا احترام کرتے ہیں۔

امید ہے کہ یہ وضاحت آپ اور دوسرے تمام احباب کیلئے اصل موضوع اور مسئلہ کی واقعی صورت حال کو کما حقہ سمجھنے میں کافی ثابت ہو گی۔"

ہفت روزہ المنیر ۲۴ اپریل

لائلپور

اسلام میں روزہ کا حکم

جیسے پہلی امتوں میں روزے فرض تھے۔ اسلام نے بھی اپنے ماننے والوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنی رمضان المبارک میں جو شخص حالت قیام میں ہے اسے چاہیئے کہ رمضان کے روزے رکھے۔ البتہ بیمار اور مسافر کا استثناء کیا ہے۔ فرمایا۔ وَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ کہ جو شخص ماہ رمضان میں بیمار یا مسافر ہے وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔

ہمارے ملک میں افراط و تفریط ہے بعض لوگ ایسے ہیں جو سفر و حضر کا خیال نہیں کرتے۔ سفر پر بھی ہوں تو روزہ رکھ لیتے ہیں اور بیمار ہونے کی صورت میں بھی خدا تعالیٰ کی رخصت سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ حالانکہ خدا نے مسافر اور بیمار کے متعلق رخصت دی ہے کہ روزہ نہ رکھیں اور دوسرے دنوں میں گنتی کو پورا کر لیں۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ معمولی سفر اور گاڑی میں بیٹھے تکلیف بھی کوئی نہیں ہوتی۔ نیز معمولی بیماری ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر طبقہ کے لوگوں کو ملحوظ رکھ کر یہ حکم دیا ہے۔ بعض لوگ طبیعت کے سخت ہوتے ہیں وہ تو ۱۱ بجے تک جوتا لگا کر بھی روزہ رکھ سکتے ہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے بھی نرم مزاج ہوتے ہیں کہ جو پلنگ پر کروٹ لیں تو انہیں سانس چڑھ جاتا ہے۔ بالعموم امراء کی یہی حالت ہوتی ہے۔ پس سب لوگوں کے حالات کو معلوم کر کے قرآن کریم میں یہ حکم دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو رخصت سے استفادہ کو ترجیح دیتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"کہ جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا۔ بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔"

(بدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ احکام کا فلسفہ اور حکمت دیکھیں اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر رشد و اصلاح)

درخواست دعا

میاں حکمت اللہ صاحب آف مکانہ کی طبیعت کچھ عرصہ سے علیل چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد رمضان خادم ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۳۴۲ میں جمال الدین احمد ولد مولوی احمد الدین صاحب قوم سبرا جٹ پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جھنگ گھیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶/۲/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ منقولہ و غیر منقولہ جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے میرے والد صاحب بفضل خداوند زندہ ہیں۔ میری ماہوار آمد بذریعہ تجارت وغیرہ ۳۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دفتر وصیت کو باقاعدہ دیتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنے حصہ جائداد کے طور پر کوئی رقم داخل خزانہ کروں تو اس قدر رقم میرے ترکہ کے حصہ سے مجرا ہو گی۔

العبد جمال الدین احمد ولد احمد الدین کلاتھ مرچنٹ جھنگ بازار گھیانہ ضلع جھنگ

گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت حال گھیانہ

گواہ شد احمد الدین بقلم خود سیکرٹری تعلیم جھنگ بازار۔ جھنگ صدر

نمبر ۱۴۱۹۷ میں غلام رسول ولد سردار خان صاحب قوم وینگ جٹ پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن چک نمبر ۹ پنیار شمالی ڈاکخانہ بھلوال ضلع سرگودھا پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ر جون ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) ایک مربعہ زرعی زمین واقعہ موضع چک نمبر ۹ شمالی پنیار ڈاکخانہ بھلوال ضلع سرگودھا نمبر ۱۱۳ ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی

(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ

پاکستان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد غلام رسول چک ۹ شمالی

گواہ شد ناصر الدین کارکن وکالت زراعت۔

گواہ شد۔ سید عبد الرزاق شاہ موصی وکالت زراعت ربوہ

نمبر ۱۴۳۱۷ میں سکینہ بیگم زوجہ ڈاکٹر اعظم علی خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۰ء ساکن گوجرانوالہ حال گجرات ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶/۲/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل جائداد ہے۔ زیور کوئی نہیں۔ مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ ایک دوکان واقعہ گوجرانوالہ شہر جس میں میرا حصہ مالیتی ۳۰۰/- روپے کا ہے۔ دیگر حصہ داران شرعی کے ہمراہ مشترکہ دوکان ہے۔ میں مذکورہ جائداد مبلغ ۸۰۰/- روپے مالیتی کا ۱/۱۰ حصہ ۸۰/- روپے اور مبلغ ۵/۸/- روپے چندہ شرط اول واعلان نقد ادا کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر میرے مرنے کے بعد اور جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ نشان انگوٹھا سکینہ بی بی موصیہ

گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا حال گجرات

گواہ شد بقلم خود ڈاکٹر اعظم علی خان خاوند موصیہ

گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا حال گجرات

نمبر ۱۴۳۲۲ میں زینب بی بی زوجہ مولوی غلام حسین صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶/۲/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ صرف ۲۰۰/- حق مہر جو بذمہ خاوند ہے اور ایک صد روپیہ کا زیور (کانوں کے کانٹے) ہیں۔ کل رقم مبلغ ۳۰۰/- روپے بنتی ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی میری جائداد ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الامۃ۔ زینب بی بی

گواہ شد ملک غلام نبی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ

گواہ شد۔ نور احمد بقلم خود ڈسکہ پسر موصیہ

نمبر ۱۴۳۲۹ میں روشن بیگم زوجہ چوہدری شیر محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن علی پور گھلواں ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بلا اکراہ آج بتاریخ ۵۶/۲/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی وزنی دو تولہ قیمت ۲۰۰/- روپیہ کل میزان ۴۰۰/- روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا روشن بیگم موصیہ

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ دفتر وصیت حال علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ

گواہ شد:۔ بقلم خود شیر محمد خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۳۲۸ میں حمادہ بیگم زوجہ چوہدری رحمت اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن علی پور گھلواں ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶/۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ ۶۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی وزن ایک تولہ قیمت ۱۰۰/- روپے۔ کل میزان ۷۰۰/- روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . الامۃ:۔ حمادہ بیگم۔

گواہ شد:۔ رحمت اللہ خاوند موصیہ بقلم خود

گواہ شد:۔ نور محمد اوورسیر پنشنر علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ

نمبر ۱۴۳۳۱ میں غلام فاطمہ بیوہ سید عبد الرحمٰن شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن قادیان محلہ مسجد فضل حال آباد علی پور گھلواں ڈاکخانہ علی پور ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶/۲/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد منقولہ نقد ۲۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا غلام فاطمہ بیوہ عبد الرحمٰن شاہ۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ دفتر وصیت۔ حال وارد علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ۔

گواہ شد:۔ نور محمد اوورسیر پنشنر امیر جماعت احمدیہ علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ۔

نمبر ۱۴۳۳۳ میں مسماۃ ہاجرہ بیگم بیوہ آغا محمد اسماعیل قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کندیاں ڈاکخانہ کندیاں ضلع میانوالی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۶/۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت ربوہ محلہ ج بلاک نمبر ۳ میں ۱۰ مرلہ زمین سفید ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میری آمد بذریعہ ملازمت مبلغ ۸۰/- روپے بمع الاؤنس ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی نیز

الامۃ:۔ ہاجرہ بیگم نرس کندیاں ضلع میانوالی

گواہ شد:۔ سید سید احمد ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ حال وارد کندیاں ضلع میانوالی۔

مسلم لیگ کے منشور کا مسودہ شائع کر دیا گیا

ملک کی معاشرتی۔ اقتصادی اور خارجہ پالیسی میں تبدیلیوں کی سفارش

کراچی ۲۳؍ اپریل۔ پاکستان مسلم لیگ کے منشور کا مسودہ تیار کر لیا گیا ہے اس میں ملک کی معاشرتی۔ ثقافتی۔ اقتصادی اور خارجہ پالیسیوں میں نظریاتی انقلاب لانے کی سفارش کی گئی ہے۔

منشور میں کہا گیا ہے کہ ہر شہری کو روزگار جائے رہائش اور حفظ طبی امداد بہم پہنچائی جائے گی۔ بڑی بڑی زمینداریوں کو سرکاری تحویل میں لے لیا جائے گا۔ ٹرانسپورٹ اور اہم صنعتیں قومی ملکیت قرار دے دی جائیں گی اور سرخ فیتہ اور رشوت ستانی ایسے سماجی عیوب کو ختم کر دیا جائے گا۔

منشور میں کہا گیا ہے کہ مسلم لیگ نظام تعلیم میں اصلاح اور تعلیمی سہولتوں میں توسیع کے مقاصد کے حصول کے لئے مرکزی اور صوبائی حکومتوں سے زیادہ سے زیادہ روپیہ مختص کرانے کی کوشش کرے گی اور افراد اور نجی اداروں کو بھی ان مقاصد کے حصول کے لئے آگے بڑھنے پر آمادہ کرے گی۔ منشور میں کہا گیا ہے کہ چار سے پانچ برس کی درمیانی عمر کے بچوں کو مفت ثانوی تعلیم کی سہولتیں بہم پہنچانے کی کوشش کی جائے گی اور قومی سطح پر تعلیم بالغاں کا ایک پروگرام شروع کیا جائے گا۔ قرآن پاک کی تعلیم پر خاص توجہ دی جائے گی اور مستحق طلباء کو وظائف دیئے جائیں گے۔

انگریزی کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے منشور میں اس مقصد کے لئے ایک سکیم مرتب کرنے کی غرض سے ماہرین کی ایک کمیٹی قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

منشور میں پاکستان کی نظریاتی بنیادوں کے تحفظ پر زور دیتے ہوئے اقلیتوں کے حقوق و مفادات کی حفاظت کا یقین دلایا گیا ہے۔ مسودے میں صوبہ پرستی کی مذمت کی گئی ہے اور جداگانہ طریق انتخاب کی سفارش کی گئی ہے۔

زندگی کے ہر شعبے میں نظریاتی انقلاب کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ اسلامی نظریات پر عملدرآمد کی طرف پہلے قدم کے طور پر یہ ضروری ہے کہ ہر انتخاب میں حصہ لینے والا ہر مسلمان امیدوار پڑھ سکتا ہو۔ لکھ سکتا ہو اور قرآن پاک کو سمجھ سکتا ہو۔

خارجہ پالیسی اور بین الاقوامی تعلقات کے بارے میں منشور میں سفارش کی گئی ہے کہ تمام قوموں کے ساتھ خیرسگالی کا مظاہرہ کیا جائے اور محکوم قوموں کے حصول آزادی کی جدوجہد کی حمایت کی جائے۔ ہم خیال قوموں سے تعاون کیا جائے اور تمام بین الاقوامی تنازعات۔ بات چیت مصالحت اور ان کی ناکامی کی صورت میں ثالثی اور منصفی کے ذریعے طے کئے جائیں۔

پولینڈ کے ۲ دو اور وزیروں کی برطرفی

لنڈن ۲۳؍ اپریل۔ وارسا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق پولینڈ کی سٹیٹ کونسل نے وزیر انصاف اور وزیر ثقافت کو برطرف کر دیا ہے جمعہ کے روز وارسا ریڈیو نے پولینڈ کے پراسیکیوٹر جنرل سرکاری ٹاربوں کے وزیر اور فوجی پراسیکیوٹر جنرل کی برطرفی کا اعلان کیا تھا۔

وزیر انصاف کی برطرفی کا کوئی وجہ بیان نہیں کی گئی۔ نہ ہی ان کے کسی جانشین کا اعلان کیا گیا ہے۔ وزیر ثقافت کو پولش ریڈیو کمیٹی کا چیرمین بنا دیا گیا ہے۔ وزیر ثقافت پر پولینڈ کے ادیبوں اور فنکاروں نے حال میں شدید نکتہ چینی کی تھی اور انہیں پولینڈ کے جدید ادب تھیٹر اور فلموں کی خامیوں کا ذمہ دار قرار دیا تھا۔

زیر کاشت رقبہ میں اضافہ

ملتان ۲۳؍ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبائی محکمہ زراعت نے کپاس کی نئی قسم "لاثانی" کو اس سال فصل خریف کے دوران اور زیادہ رقبہ میں کاشت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کپاس کی روئی سے بہترین قسم کا عمدہ کپڑا تیار ہو سکتا ہے۔

سال رواں میں چار ہزار ایکڑ رقبہ میں "لاثانی" کپاس کاشت کی جائے گی۔ پچھلے سال اس کا زیر کاشت رقبہ صرف چار سو پچاس ایکڑ پر مشتمل تھا۔ محکمہ زراعت کی طرف سے اس کپاس کے بیج کاشتکاروں میں تقسیم کئے جا چکے ہیں۔

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم مرزا نذیر علی صاحب کا بواسیر کا اپریشن ہوا ہے۔ نیز ایک پھوڑے کی وجہ سے وہ سخت تکلیف میں ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ والد صاحب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا سعید احمد

(کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

فورٹ سنڈیمن کے قریب پاکستانی علاقے پر افغان قبائلیوں کا حملہ

پاکستانی ملیشیا کے دو افسر اور چھ سپاہی ہلاک ہو گئے۔

کراچی ۲۳؍ اپریل۔ ڈیڑھ سو کے قریب افغان قبائلیوں کے ایک گروہ نے ۱۹؍ اپریل کو پاکستانی علاقے میں داخل ہو کر فورٹ سنڈیمن میں سمبوزا اور گل کچھ کے درمیان ژوب ملیشیا کی جماعت پر حملہ کر دیا ملیشیا کے دو افسر اور پانچ سپاہی موقع پر ہلاک ہو گئے۔ چھ کو شدید زخم آئے۔ ایک زخمی بعد میں ہسپتال میں جاں بحق ہو گیا۔

ملیشیا کی جماعت کل دو افسروں اور بارہ سپاہیوں پر مشتمل تھی۔ یہ جماعت حسب معمول گشت میں مصروف تھی۔ افغان قبائلیوں کی قیادت افغان فوج کے ایک کرنل نعمت کر رہے تھے۔ ملٹری انجینئرنگ سروس کے ایک ملازم نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ یہ حملہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت کیا گیا تھا۔ یہ ملازم اسی راستے پر سفر کر رہا تھا۔ جو حملہ آوروں نے اختیار کیا تھا۔ حملہ آوروں نے افشائے راز کے ڈر سے اسے کافی دیر روکے رکھا

بیان کیا جاتا ہے کہ افغان حملہ آور جو جدید اور خود کار ہتھیاروں سے مسلح تھے

. . . . . . جو پاکستانی ملیشیا کے گشتی دستے کے راستے میں گھات لگا کر چھپے رہے جونہی پاکستانی ملیشیا کے ارکان ان کی زد میں پہنچے۔ انہوں نے دھڑا دھڑ گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ ملیشیا کے دو افسر اور پانچ سپاہی افغان قبائلیوں کی پہلی گولیوں سے ہی ہلاک ہو گئے افغان قبائلی پاکستانی ملیشیا کے دوسرے دستے کی آمد کے ڈر سے پاکستانی ملیشیا کے ارکان کی سات رائفلیں اور دو پستول لے کر بھاگ گئے زخمیوں کو طیاروں کے ذریعے کوئٹہ کے ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یہ حملہ کابل کے حکام کے ایماء پر کیا گیا تھا

دارالحکومت کے سیاسی حلقوں میں اس اطلاع سے غم و غصے کی شدید لہر دوڑ گئی ہے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ اس معاندانہ کارروائی سے کابل حکمرانوں کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان توجہ کشمیر کے متعلق بھارتی حکمرانوں کی حالیہ غلط بازی سے پیدا شدہ صورت حال

ژالہ باری سے متاثرہ علاقوں میں

مالیہ کی معافی

ملتان ۲۳؍ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ میں حالیہ ژالہ باری سے شدید طور پر متاثر ہونے والے کاشتکاروں کو مالیہ کی معافی دینے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔ صرف ضلع ملتان کے مختلف علاقوں میں اولوں کی وجہ سے گندم نخود، پھلوں اور دیگر فصلوں کو جو نقصان پہنچا اس کا اندازہ ایک کروڑ روپیہ لگایا گیا ہے۔ مرکزی حکومت کی وزارت خوراک و زراعت کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر مشتاق چیمہ نے کل یہاں مقامی حکام سے بات چیت کی۔ وہ تحصیل شجاع آباد اور دیگر متاثرہ علاقوں میں ژالہ باری کے بعد فصلوں کا جائزہ لینے آئے ہوئے ہیں۔

چینی کے راشن میں پچاس فیصدی اضافہ

لاہور ۲۳؍ اپریل حکومت مغربی پاکستان نے رمضان المبارک کے دوران سارے صوبہ میں مسلمانوں کے لئے چینی کے موجودہ کوٹہ میں پچاس فی صد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے چینی کا یہ خاص کوٹا شہری اور دیہاتی علاقوں میں دونوں جگہ ہفتہ وار راشن کے ساتھ دیا جائے گا۔ اور جو ہفتہ گذر چکا ہے۔ اس کے لئے بھی چینی کا یہ خاص کوٹا دینے کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔

کراچی بورڈ گوا میں امتحان منعقد کرےگا

نئی دہلی ۲۳؍ اپریل۔ سورت کی ایک اطلاع کے مطابق گوا ریڈیو نے کل اعلان کیا کہ کراچی ایجوکیشن بورڈ گوا کے طلباء کے لئے عنقریب گوا میں ایک امتحان منعقد کرے گا۔

سے ہٹ جائے۔ یہ حلقے حکومت سے پاکستان کی سرحدوں کی ان خلاف ورزیوں کے خلاف شدید اقدامات کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان اس حملے کے خلاف کابلی حکومت سے شدید احتجاج کرے گی۔ احتجاجی مراسلہ تیار کیا جا رہا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵